دُرِّثمین

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام
بانیٔ جماعتِ احمدیہ

کے

پُر معارف اُردو منظوم کلام کا انتخاب

جسطرح تو دُور ہے لوگوں سے میں بھی دُور ہوں ۔۔۔ ہے نہیں کوئی بھی جو ہو میرے دل کا رازدار
نیک ظن کرنا طریقِ صالحانِ قوم ہے ۔۔۔ لیک سَو پردے میں ہوں اُن سے نہیں ہوں آشکار
بے خبر دونوں ہیں جو کہتے ہیں بدیا نیک مرد ۔۔۔ میرے باطن کی نہیں ان کو خبر اِک ذرّہ وار
ابنِ مریم ہوں مگر اُترا نہیں میں چرخ سے ۔۔۔ نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار
مُلک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام ۔۔۔ کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار
تاج و تختِ ہند قیصر کو مبارک ہو مدام ۔۔۔ اُنکی شاہی میں مَیں پاتا ہوں رفاہِ روزگار
مجھکو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا ۔۔۔ مجھکو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں ۔۔۔ آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
ملکِ روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر ۔۔۔ گو بہت دنیا میں گذرے ہیں امیر و تاجدار
داغِ لعنت ہے طلب کرنا زمیں کا عزّ وجاہ ۔۔۔ جس کا جی چاہے کرے اس داغ سے وہ تن فگار
کام کیا عزّت سے ہمکو شہرتوں سے کیا غرض ۔۔۔ گر وہ ذلّت سے ہو راضی اُسپہ سَو عزّت نثار
ہم اُسی کے ہوگئے ہیں جو ہمارا ہوگیا ۔۔۔ چھوڑ کر دنیائے دوں کو ہم نے پایا وہ نگار
دیکھتا ہوں اپنے دل کو عرش ربّ العالمین ۔۔۔ قرب اتنا بڑھ گیا جسسے ہے اُترا مجھ میں یار
دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی ۔۔۔ آملی الفت سے الفت ہو کے دو دل پر سوار
دیکھ لو میل و محبت میں عجب تاثیر ہے ۔۔۔ ایک دل کرتا ہے جُھک کر دوسرے دل کو شکار
کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں ۔۔۔ طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشتِ خار
اُسکے پانے کا یہی اے دوستو اِک راز ہے ۔۔۔ کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائے گا زر بے شمار
تیر تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں ۔۔۔ تیراندازو! نہ ہونا سُست اسمیں زینہار
ہے یہی اِک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے ۔۔۔ ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار
اِس سے خود آکر ملے گا تم سے وہ یارِ ازل ۔۔۔ اِس سے تم عرفانِ حق سے پہنوگے پھولوں کے ہار